© rasailojaraid.com

علاوہ ازیں ص ۵۷ پر لکھتے ہیں: سید صاحب مئی ۱۹۱۴ء میں ندوہ سے مستعفی ہو کر الہلال کے عملۂ ادارت میں شامل ہو گئے۔ لیکن آگے چل کر ص ۶۲ پر تحریر ہے چنانچہ سید صاحب ۱۹۱۴ء کے شروع میں کلکتہ سے پونا چلے گئے جیسا کہ سید صاحب کے خط مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۱۴ء بنام سید عبدالحکیم صاحب دسنوی سے معلوم ہوتا ہے۔ سید صاحب ۲ر جنوری کو پونا پہنچے تھے تو پھر مئی میں کلکتہ آنے کا کیا مطلب ہے۔ ضروری ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک تاریخ غلط ہے۔ پھر ص ۴۰۵ پر جامعہ میں توسیعی لکچر کی صدارت کے زیرِ عنوان شاہ صاحب نے صرف ڈاکٹر بہجت وہبی کا تذکرہ کیا ہے۔ حالانکہ انہیں لکچروں کے سلسلہ میں محترمہ خالدہ ادیب خانم کے بھی متعدد لکچر "جدید ٹرکی میں مشرق و مغرب کی کشمکش" پر ہوئے تھے اور ان میں سے ایک لکچر کی صدارت ڈاکٹر اقبال نے کی تھی۔ اور دوسرے کی صدارت سید صاحب نے فرمائی تھی۔ اور اس سلسلہ میں بحیثیت صدر لیکچر پر بڑا فاضلانہ تبصرہ کیا تھا۔ راقم الحروف ان دونوں لیکچروں میں موجود تھا۔ امید ہے کہ کتاب کے آئندہ ایڈیشنوں میں اس کا لحاظ رکھا جائے گا۔

اٹھارھویں صدی میں ہندوستانی معاشرت از ڈاکٹر محمد عمر ریڈر شعبۂ تاریخ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ تقطیع خورد ضخامت ۴۹۷ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت مجلد 20/- پتہ: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ اردو بازار دہلی ۶۔

فاضل مصنف نے اپنے پی۔ایچ۔ڈی کے مقالہ ہندوستان کی اٹھارھویں صدی کی معاشرت کی تیاری کے سلسلے میں میر تقی میر کے کلام اور انکی تصانیف کا مطالعہ بھی کیا تھا۔ لیکن بعد میں ان کو اس موضوع سے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ خود میر کا عہد ان کا مرکز توجہ بن گیا۔ چنانچہ یہ کتاب بھی جو نثار احمد صاحب فاروقی جنہوں نے

© rasailojaraid.com